
کمالاتِ
مصطفٰے
08 ربیع الاول 1448ھ کا بیان
انٹرنیشنل اٹنیر کے لئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: مَیں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔ (جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سُننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ربیع النور شریف اپنی برکتیں لٹا رہا ہے، اس مہینے میں عاشقانِ رسول کی خوشی دیدنی ہوتی ہے اور کیوں نہ ہو یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دنیا میں تشریف آوری ہوئی۔ اس مہینے میں جگہ جگہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے میلاد کی محفلیں سجائی جاتی ہیں اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت بیان کی جاتی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے اس اجتماع میں ہم **کمالاتِ مُصْطَفٰے** اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات کے بارے میں ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

آیئے! پہلے ایک ایمان تازہ کرنے والا واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

بکری کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی!

مشہور صحابیِ رسول حضرت جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں:(غَزْوَۂ خَنْدَق کے موقع پر)خَنْدَق کھودتے وَقْت اچانک ایک ایسی چَٹّان ظاہر ہوگئی جو کسی سے نہ ٹُوٹتی تھی۔ جب ہم نے بارگاہِ رسالت میں یہ معاملہ پیش کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھے، تین(3) دن کا فاقہ تھا اور پیٹ مُبارَک پر پتّھر بندھاہوا تھا،آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دَسْتِ مُبارَک سے پھاوڑا(مٹی ہٹانے کا آلہ)مارا تو وہ چَٹّان ریت کے بکھرے ہوئے ٹیلے کی طرح بِکھر گئی۔(بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، حدیث:۴۱۰۱، ۳/۵۱)ایک اور رِوَایَت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس چَٹّان پر تین(3) مَرتبہ پھاوڑا(مٹی ہٹانے کا آلہ) مارا، ہر چوٹ پر اُس میں سے ایک روشنی(Light) نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شام و ایران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فَتْح ہونے کی صَحَابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو خوش خبری دی۔(شرح الزرقانی، باب غزوۃ الخندق... الخ، ۳/۳۱)

حضرت جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مسلسل فاقوں کی وجہ سے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیٹ مبارک پر پتّھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِجازَت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی زوجہ سے کہا:میں نے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس قَدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ سے صَبْر نہ ہوسکا۔ کیا گھر میں کُچھ کھانا ہے؟اُنہوں نے کہا: گھر میں ایک صَاع(تقریباً چار کلو)جَو کے علاوہ کُچھ بھی نہیں، میں نے کہا: تُم جلدی سے اُس جَو کو پیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پَلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبْح کرکے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زَوجَہ سے کہا: جَلد اَز جَلد سالن اور روٹیاں

تیار کر لو، میں حُضُور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بُلا کر لاتا ہوں، چلتے وَقْت زَوجہ نے کہا: دیکھو! رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عِلاوہ صِرْف چند ہی اَصْحاب کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد کو لا کر مجھے رُسوا (Disgrace) مت کر دینا۔

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خَنْدق پر آ کر آہستہ سے عَرْض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچّے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چند لوگوں کے ساتھ چل کر تناوُل فرمالیں، یہ سُن کر حُضُور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے خَنْدق والو! جابر نے کھانے کی دعوت دی ہے، لہٰذا سب لوگ ان کے گھر چل کر کھانا کھالیں، پھر مجھ سے فرمایا: جب تک میں نہ آجاؤں، روٹیاں مت پکوانا، چُنانچہ جب حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لعاب شریف ڈال کر بَرَکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لعاب شریف ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا: ہانڈی چُولھے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زوجہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شُروع کیا، ایک ہزار (1000) صَحَابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مطمئن ہو کر کھانا کھالیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہا اور ہانڈی چُولھے پر پہلے کی طرح جوش مارتی رہی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق... الخ، ۳/۵۱، حدیث: ۴۱۰۱۔۴۱۰۲ ملخصاً)

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک برتن کے بیچ میں کھائی ہوئی ہڈیوں (Bones) کو جمع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس بکری کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری اچانک کان جھاڑتے ہوئے

اُٹھ کھڑی ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجۂ محترمہ کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: وَاللہ! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اللہ پاک نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجۂ محترمہ بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بیشک وہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ (خصائص کبری، ۲/۱۱۲)

سرکار کی آمد مرحبا☆ دلدار کی آمد مرحبا☆ آقا کی آمد مرحبا
☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆ مرحبا یا مُصْطَفٰے☆ مرحبا یا مُصْطَفٰے☆ مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کمالاتِ مُصْطَفٰے کی جھلک

پیارے اسلامی بھائیو! عموماً ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو کھانے کی مقدار بڑھانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، اب ذرا سوچئے! تقریباً چار کلو آٹا اور بکری کا ایک بچہ ہے لیکن نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لعاب شریف کی بَرَکت سے اتنا کھانا نہ صرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مکمل جماعت کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا اتنا ہی باقی بچا رہا اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت اور کھال پہن کر پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، آیئے! اس میں سے کچھ اہم نکات سنتے ہیں: ☆جن افراد نے

کھانا کھایا ان کی تعداد 1400 (چودہ سو) تھی۔ ان میں سے ایک ہزار (1000) تو خندق کھودنے والے تھے اور 400 (چار سو) وہ حضرات تھے، جو بعد میں بچے کھچے رہے، جو مدینۂ منورہ کے گھروں، بازاروں وغیرہ میں تھے، مدینۂ منورہ کے بچے (بلکہ) عورتیں بھی اس دعوت میں شامل کرلی گئی تھیں۔ غرض کہ کھانے والوں کے میلے لگ گئے تھے۔ خوش نصیب تھے وہ لوگ جو اس بَرَکت والے کھانے سے مشرف ہوئے۔ ☆ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سب کی دعوت کردی، اس دن لنگر حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا تھا گھر حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا، لہٰذا یہ اعلان اور دعوت بالکل درست ہے۔ جو چیز استعمال سے گھٹے نہیں وہ مالک کی بغیر اجازت استعمال کی جاسکتی ہے جیسے کسی کے چراغ کی روشنی میں مطالعہ کرلینا، کسی کی دیوار سے سایہ لے لینا۔ آج یہ کھانا ان کھانے والوں کے استعمال سے گھٹے گا نہیں لہٰذا حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی بغیر اجازت رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سب کو دعوت دے دی۔ ☆ حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) تمام آدمیوں کو دعوت دینے اور ان میں اعلان کرنے سے حیران رہ گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی حیرانی ملاحظہ فرمائی اور تسلی دینے کے لیے یہ فرمایا: گھبراؤ نہیں اللہ پاک فضل کرے گا، جو لائے گا وہ کھلائے گا، تم اتنا کرنا کہ میرے آنے سے پہلے ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور آٹا پکانا شروع نہ کرنا پھر قدرتِ خدا کا نظارہ دیکھنا۔ ☆ اس واقعے میں حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لعاب شریف کے بہت سے معجزات ہیں: بوٹیوں میں کثرت و بَرَکت، شوربے کے پانی میں بَرَکت، شوربے کے نمک، مرچ مصالحہ (اور) گھی میں بَرَکت و کثرت، آٹے میں بَرَکت و کثرت، جس لکڑی سے یہ چیزیں پکائی گئیں اس میں بَرَکت، روٹی پکانے والی کے ہاتھ میں قوت و طاقت ورنہ اتنی

بڑی جماعت کی دعوت کے لیے کئی من گوشت لکڑیاں آٹا، بہت سے پکانے والے اور بہت سارے تنوّر چاہئیں جیسا کہ آج کل شادیوں کی دعوتوں میں دیکھا جاتا ہے۔ ☆حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے عصا (لاٹھی) سے پانی کے 12 چشمے پتھر (Stone) سے پھُوٹے، یہاں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تُھوک شریف سے ہانڈی سے بوٹیوں (اور) شوربے کے چشمے پُھوٹے۔ (مرآۃُ المناجیح، ۸/۱۷۷ تا ۱۷۹ ملخصًا)

سرکار کی آمد مرحبا☆دلدار کی آمد مرحبا☆آقا کی آمد مرحبا
☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اب معجزہ کی تعریف (یعنی معجزہ کہتے کسے ہیں یہ) سُنتے ہیں، چنانچہ

معجزہ کی تعریف

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ معجزے کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وہ کام جس کے مقابلے سے بلکہ اس کی سمجھ سے مخلوق عاجز (بے بس) ہو اسے **"معجزہ"** کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں معجزہ ہر وہ عجیب و غریب خلافِ عادت کام ہے جو نُبُوَّت کا دعویٰ کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ دعویِ نُبُوَّت سے پہلے جو (خلافِ عادت کام) نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو اسے **"اِرہاص"** کہتے ہیں۔ اَوْلِیَاءُ اللّٰہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے ہاتھ پر جو عجیب بات ظاہر ہو، اُسے **"کرامت"** کہتے ہیں۔ عام مؤمنین کے ہاتھ پر اگر کبھی کوئی

عجیب بات ظاہر ہو، اُسے "مَعُوْنَتْ" کہتے ہیں۔ اور غیر مسلم کے ہاتھ سے جو عجوبہ (عجیب و غریب کام) ظاہر ہو اسے "اِسْتِدْرَاج" کہتے ہیں۔ مفتی صاحب رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: سارے نبیوں کے معجزے قصّے (Parables) بن گئے، ہمارے حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بہت سے معجزے تا قیامت (یعنی قیامت تک) دیکھنے میں آئیں گے، ذکرِ کثیر، محبوبیتِ قرآنِ مجید، پتھروں، جانوروں پر حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام کندہ (لکھا ہوا) ملنا وغیرہ یہ زندہ جاوید معجزات ہیں۔ حضور کے اَوْلیاءُاللہ (رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی کرامتیں حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زندہ معجزے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۶۲، ملخصًا)

جامعُ الْمُعْجِزات

اے عاشقانِ رسول! یاد رہے! مُعْجِزہ نبی کی نُبُوَّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، لہٰذا اللہ پاک نے ہر نبی کو اس دَور کے ماحول اور اس کی اُمَّت کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کے مُناسِب مُعْجِزات سے نوازا۔ مثلاً حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَورِ نُبُوَّت میں چُونکہ جادُو (Magic) کے ذریعے کارنامے اپنی ترقّی کی اعلیٰ ترین مَنْزِل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو "یَدِ بَیْضا" (روشن اور چمکدار ہاتھ) اور "عَصا" (لاٹھی) کے مُعْجِزات عطا فرمائے، جن سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جادُوگروں کے سَاحِرانہ (جادُوئی) کارناموں پر اس طرح غَلَبَہ حاصل فرمایا کہ تمام جادُوگر سَجْدے میں گر پڑے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِبّ (علاج کا یونانی طریقہ) اِنْتِہائی ترقّی پر پہنچا ہوا تھا اور اس دَور کے طبیبوں یعنی ڈاکٹرز نے بڑے بڑے اَمْراض کا عِلاج کرکے اپنی فنّی مَہارَت سے تمام اِنْسانوں کو مَسْحُور (اپنے قابو میں) کر رکھا تھا، اس لئے اللہ

پاک نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدائشی اَندھوں اور کوڑھ کے مرض میں مُبْتَلا لوگوں کو شِفا دینے اور مُردوں کو زِندہ کر دینے کا **مُعْجِزَہ** عطا فرمایا، جس کو دیکھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَور کے اَطِبَّاء (یعنی ڈاکٹروں) کے ہوش اُڑ گئے اور وہ حَیْران رہ گئے، بالآخر اُنہوں نے ان مُعْجِزَات کو اِنسانی کمالات سے بہت اُونچا مان کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی نُبُوَّت کا اِقْرار کر لیا۔ اَلْغرض ہر نَبی کو اس دَور کے ماحول کے مُطابِق اور اس کی قَوم کے مِزاج اور ان کی طبیعت کے مُناسِب کسی کو ایک، کسی کو دو، کسی کو اس سے زِیادہ مُعْجِزَات عطا ہوئے، مگر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چُونکہ تمام نبیوں کے بھی نَبی ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیْرتِ مُقدَّسہ تمام اَنْبِیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مُقدَّس زِندگیوں کا خُلاصہ (Summary) ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْلِیم تمام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تَعْلِیمات کا نِچوڑ ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا میں ایک عالمگیر دِیْن لے کر تَشْرِیْف لائے اور عالمِ کائنات میں پچھلوں اور اگلوں کی تمام اَقْوام اور مِلّتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدَّس دَعْوت کی مُخاطَب تھیں، اس لئے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقدَّسہ کو پچھلے نبیوں کے تمام مُعْجِزَات کا مَجْمُوعہ (Collection) بنا دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو طرح طرح کے ایسے بے شُمار مُعْجِزَات سے سرفراز فرمایا۔ (سیرتِ مُصْطَفٰے، ص ۱۲۷ تا ۱۴۷ ملخصًا)

اس کے علاوہ بے شُمار ایسے مُعْجِزَات سے بھی اللہ پاک نے اپنے آخِری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُمتاز فرمایا، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **خَصائص** کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ کمالات و مُعْجِزَات ہیں، جو کسی اور نَبی و رَسُول کو عَطا نہیں کئے گئے۔ (سیرتِ مُصْطَفٰے، ص ۸۲۰ ملخصًا) لہٰذا مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات وہ ذات

ہے جس میں تمام معجزات کو جمع کر دیا گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنی اُمّت پر شفقت و مَحَبَّت ایک ایسے سمندر کی طرح ہے جس کی گہرائی اور کنارے کا ہم میں سے کسی کو بھی علم نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنی اُمّت سے مَحَبَّت و شفقت کا بیان قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے، چنانچہ

پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ کی آیت نمبر 128 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ (پ ۱۱، التوبہ ۱۲۸)

تَرجَمۂ کنز العرفان: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

آیئے! اُمّت پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حِرْص اور شفقت کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

اُمّت کے لئے دُعائیں

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے مجھے تین (3) سُوال عطا فرمائے، میں نے دوبار (تو دنیا میں) عرض کر لی: ”**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ**“ اے اللہ پاک! میری اُمّت کی مغفرت فرما، اے اللہ پاک! میری اُمّت کی

مغفرت فرما۔ ”وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيمُ“ اور تیسری عرض اس دن کے لیے باقی رکھی، جس میں مخلوقِ الٰہی میری طرف محتاج ہوگی، یہاں تک کہ (اللہ پاک کے نبی) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی میرے نیاز مند ہوں گے۔

یاد رہے! تمام مخلوقات میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا مقام ہے اور وہ بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ کرم طلب کرنے والے ہوگے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب بیان انّ القرآن علی سبعۃ۔۔۔الخ، ص ۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴ ملتقطا)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے گنہگارانِ اُمّت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ کمال رأفت و رحمت (نرمی و رحمت کی انتہا) اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الٰہی سے تین (3) سُوال حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے ان میں کوئی سُوال اپنی ذات پاک کے لیے (باقی) نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صَرف فرما دیئے، دو (2) سُوال دنیا میں کیے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اُٹھا رکھا (یعنی آخرت کے لئے باقی رکھ لیا)، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ، رؤف و رحیم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہوگا۔ قسم اس کی جس نے انہیں آپ پر مہربان کیا! ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے (The only son) پر کبھی بھی اتنی مہربان نہیں، جس قدر وہ اپنے ایک اُمّتی پر مہربان ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۹/۵۸۳)

سرکار کی آمد مرحبا☆دلدار کی آمد مرحبا☆آقا کی آمد مرحبا

☆مرحبایا مُصْطَفٰے☆مرحبایا مُصْطَفٰے☆مرحبایا مُصْطَفٰے☆مرحبایا مُصْطَفٰے

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے کتنی مَحَبَّت فرماتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کریں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کریں اور دیگر مسلمانوں کو بھی سُنّتوں پر عمل کی ترغیب دلائیں۔ اللہ کریم ہم سب کو سُنّتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی

پیارے اسلامی بھائیو! تمام اَنْبِیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کے تمام کَمالات، تمام اچھائیاں، خوبیاں اور سارے مُعْجِزات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات میں مَوْجُود ہیں۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی افضیلت کو قرآنِ پاک میں بھی بیان کیا گیا، چنانچہ

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 253 میں ارشادِ ربّانی ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (پ۳، البقرۃ:۲۵۳)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی، ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلندی عطا فرمائی

تفسیر صِرَاطُ الْجِنان جلد1 صفحہ نمبر379 پر اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: ☆ جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہم نے انہیں درجوں بلندی عطا فرمائی اس سے مراد ہمارے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ ☆آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کثیر درجات کے ساتھ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر فضیلت عطا فرمائی۔☆اس جگہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام کا ذکر نہ فرمانا بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بلندیِ شان کے لیے ہے۔ اس طرح کہ بتانا مقصود ہے کہ جب بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر فضیلت کا ذکر کیا جائے تو کسی اور طرف گمان نہ جائے بلکہ صرف حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات ہی ذہن میں آئے۔☆حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ خصائص وکمالات جن میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر فائق و افضل ہیں اور ان میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کوئی شریک نہیں، بے شمار ہیں۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ درجوں بلند کیا اور ان درجوں کا کوئی شمار قرآنِ کریم میں ذِکر نہیں فرمایا گیا تو اب ان درجوں کی کون حد لگاسکتا ہے؟☆آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ملنے والے خصائص میں سے کچھ یہ ہیں کہ آپ کی رسالت عامّہ ہے یعنی تمام کائنات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت ہے۔آپ پر نُبُوَّت ختم کی گئی۔آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے زیادہ معجزات عطا فرمائے گئے۔ آپ کی اُمّت کو تمام اُمّتوں پر افضل کیا گیا۔ حوضِ کوثر، مقامِ محمود، شفاعتِ کُبریٰ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا ہوئی۔ شبِ معراج خاص قُربِ الٰہی آپ کو ملا۔ اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔(مدارک، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ص۱۳۰-۱۳۱، جمل، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۵۳، ۱/ ۳۱۰

،خازن،البقرۃ،تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۱/۱۹۳-۱۹۴، بیضاوی،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲۵۳، ۱/۵۴۹-۵۵۰، ملتقطاً) (تفسیر صراط الجنان،۱/۳۷۹ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات بے شمار ہیں،اللہ پاک نے اپنی عطا سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے ایسے زبردست اختیارات عطا فرمائے ہیں جن کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا،مَثَلاً"اللہ پاک کی عطاسے"آپ نے اُنگلی کے اِشارے سے چاند کے 2 ٹکڑے کیے،"اللہ پاک کی عطاسے"آپ نے دُعا فرمائی تو ڈُوبا سورج پلٹ آیا،"اللہ پاک کی عطاسے" آپ پانی میں پتھر کو تیرا دیں"اللہ پاک کی عطا سے"آپ نے لکڑیاں بلب کی طرح روشن فرمادِیں۔"اللہ پاک کی عطاسے"تھوک مبارک ڈال کر کھاری کنوؤں کو میٹھا کردیا۔"اللہ پاک کی عطاسے"آپ نے تو اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کردیئے،"اللہ پاک کی عطاسے"درختوں اور پتھروں سے کلام کیا،"اللہ پاک کی عطاسے" درخت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری کو آیا،"اللہ پاک کی عطاسے"تھوڑا سا دودھ ستّر(70) آدمیوں کو کافی ہوگیا،"اللہ پاک کی عطاسے" تھوڑا سا کھانا کثیر جماعت کو کافی ہوگیا اور"اللہ پاک کی عطاسے"آپ کی بَرَکت سے جانور انسانی بولی بولنے لگے، الغرض! اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے اِختیارات سے نوازا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خزانے لُٹانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اے عاشقانِ رسول! یاد رہے! جتنی کثرت سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات سے معجزات ظاہر ہوئے کسی نبی سے اتنی کثرت سے معجزات کا ظہور نہیں ہوا۔ احادیثِ طیبہ میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ جب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توجہ سے تھوڑا سا کھانا کئی افراد کے لیے کئی کئی مہینوں کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔ ان واقعات سے اندازہ ہو گا کہ اللہ پاک نے اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ جس کے حق میں آپ کے ہاتھ اُٹھ جاتے یا جس کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک لب حرکت فرمادیتے، دنیا و آخرت کی برکتیں اس کا مقدر بن جاتیں۔ آیئے! مَحَبَّتِ مُصْطَفٰے میں اضافہ کرنے کی نِیَّت سے مزید 3 معجزات سنتے ہیں:

1. حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کچھ کھانا طلب کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے آدھا وسق (یعنی تقریباً 120 کلو گرام) جَو دے دیئے، وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کے مہمان (ایک عرصہ تک) وہی جو کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اس شخص نے وہ جَو ماپ لئے۔ پھر وہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم وہ جَو کھاتے رہتے اور وہ یونہی (ہمیشہ) باقی رہتے۔ (مسلم، کتاب الفضائل، باب فی معجزات النبی، ص ۹۶۳، حدیث: ۵۹۴۶)
2. مشہور صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے، میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں کچھ کھجوریں (Dates) لے کر حاضر ہوا اور

عرض کی، یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان کھجوروں میں بَرَکت کی دعا فرما دیجئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کھجوروں کو جمع کرکے دعائے بَرَکت فرمادی اور ارشاد فرمایا: تم ان کو اپنے تھیلے میں رکھ لو اور تم جب چاہو ہاتھ ڈال کر اس میں سے نکالتے رہو لیکن کبھی تھیلا جھاڑ کر بالکل خالی نہ کر دینا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ان کھجوروں میں سے خود بھی کھاتے، لوگوں کو بھی کھلاتے اور مَنوں کے حساب سے اللہ پاک کی راہ میں بھی دیا کرتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہمیشہ اس تھیلی کو اپنی کمر سے باندھے رہتے تھے یہاں تک کہ امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت کے دن وہ تھیلی ان کی کمر سے کٹ کر کہیں گر گئی۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب لابی ہریرۃ، ۵/۴۵۴، حدیث: ۳۸۶۵)

3. حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس ایک بکری تھی۔ انہوں نے اس کے دودھ سے گھی بنا کر ایک مشکیزے میں جمع کیا، جب مشکیزہ بھر گیا تو کنیز کے ہاتھ وہ مشکیزہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں بھیج دیا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے ذریعے سالن بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ان کا مشکیزہ خالی کرکے لوٹا دو۔ خالی مشکیزہ گھر پہنچا اور جب بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے دیکھا تو بڑی حیران ہوئیں کہ مشکیزہ ویسے کا ویسا بھرا ہوا ہے اور اس سے گھی بھی ٹپک رہا ہے، کنیز سے پوچھا: کیا وہ مشکیزہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں نہیں لے گئی؟ اس نے کہا: میں نے ویسے ہی کیا جیسے آپ نے کہا تھا، چاہیں تو آپ خود جا کر تصدیق (Verify) کرلیں۔ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں نے آپ کی

خدمت میں گھی کا مشکیزہ بھیجا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا، وہ مشکیزہ پہلے کی طرح بھرا ہوا ہے اور اس سے اسی طرح گھی ٹپک رہا ہے۔ تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تُو اس بات سے تعجب کرتی ہے؟ اللہ پاک نے تجھے کھلایا ہے جس طرح تُو نے اس کے نبی کو کھلایا، کھاؤ اور کھلاؤ۔ اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کہتی ہیں: میں گھر آئی اور میں نے اس گھی کو مختلف پیالوں میں ڈال دیا اور کچھ گھی اس مشکیزے میں رہنے دیا، جس سے ہم نے ایک یا دو مہینے تک سالن بنایا۔ (مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوہ، باب معجزاتہ فی الطعام وبرکتہ فیہ، ۸/۵۴۳، حدیث: ۱۴۱۲۶)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کمالات کا ذکر سُنا، اللہ پاک ان کی برکت سے ہمارے دلوں میں محبت اور عظمتِ مصطفٰے میں اضافہ فرمائے اور ہمیں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ، اخلاقِ کریمہ کو اپنی زندگی میں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ پاک ہمیں عشقِ رسول پر قائم رکھے اور قیامت کے دن حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعتِ عظمٰی نصیب فرمائے۔ آمین۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد